خواتین کا دورہ بھارت۔۔۔ امن مشن یا غیرت کا جنازہ

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

تحریر:۔ ابو غضنفر آل محمد۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

پاکستان ہیومن رائٹس کمیشن کی سربراہ عاصمہ جہانگیر جو گزشتہ ایام سے خواتین کا ۹۳ رکنی وفد لے کر امن مشن پر بھارت گئی ہوئی ہیں وہاں انہوں نے بھارت کی خاتون صحافیوں کے انجمن کے زیر اہتمام ہونے والے سیمینار میں خطاب بھی کیا جس میں جہاد تنظیموں کے بارے میں نفرت بھرے الفاظ پھینکے بعد ازاں نئی دہلی میں ایک بھارتی خاتون کے ساتھ ککلی ڈالی۔ جہاں اس منظر کا نظارہ بھارتی عورتوں نے کیا وہاں ہندو مرد بھی تھے اور یہ تصویر ہمارے مختلف قومی اخبارات میں شائع ہوئی جسے دیکھ کر بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ امن مشن نہیں بلکہ ہماری غیرت کا جنازہ ہے۔ اس سے قبل بھی بھارتی خواتین امن مشن کے تحت پاکستان آئیں تو یہاں بھی جو کلمہ کے نام سے ملک معرض وجود میں آیا تھا یہی کچھ ہوا جس کا ایک منظر بھارت میں دکھائی دیا۔ یہ امت مسلمہ کے زوال کی علامات ہیں نہ کہ عروج کی طرف اقدامات۔ جب حکمران معاشرے کی اصلاح اور سرحدوں کے دفاعی مذاکرات کے لئے امن و آشتی کا پیغامبر بنا کر عورتوں کو بھیجیں گے تو ذلت اور رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ آج مجموعی طور پر ہماری غیرت کا جنازہ نکل گیا۔ ہمارا حکمران طبقہ امن مشن کے لئے عورتوں کے وفود روانہ کر رہا ہے جبکہ عوامی حلقے خوشی قبول کرتے ہوئے احتجاج کرنے سے بھی قاصر دکھائی دیتے ہیں۔

آیئے! مغل تاریخ کا ایک مشہور واقعہ دیکھیں کہ کس طرح مغلوں کا سورج طلوع ہوا اور کیسے زوال کی داستانیں رقم ہوئیں۔

"جب غلام قادر روہیلہ نے شاہ عالم ثانی کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ بادشاہ کی آنکھیں نکال کر چیلوں کو کھلا دیں۔ سارے مغل شہزادوں کو جمع کیا ان کے حرم کی عورتوں کو بلایا۔ ان کے سروں سے دوپٹے اتار کر سرے محل رقص کا حکم دیا۔ حکم فاتح کا تھا للذا مفتوح کے پاس انکار کی گنجائش کیا تھی' شہزادیوں نے ناچنا شروع کر دیا۔ شہزادے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں' جب رقص جوبن پر پہنچا تو غلام قادر روہیلہ نے وہ خنجر نکالا جس کی دھار پر ابھی تک شاہ عالم ثانی کے لہو کی خنکی باقی تھی۔ روہیلہ نے دھار پر انگلی پھیری' خنجر سرہانے رکھا' پشت تخت سے لگائی' آنکھیں بند کر لیں' رقص جاری رہا۔ جب ایک ساعت گزر گئی اور شہزادیوں کے پیروں سے لہو ٹپکنے لگا تو روہیلہ اٹھا خنجر اٹھایا اور قہقہہ لگا کر بولا:

"اے تیمور کے بیٹو! تم تالی جانے' حکم دینے اور تلوار اٹھانے کا خواب دیکھنا چھوڑ دو کہ تمہاری رگیں اب حمیت سے خالی ہو چکی ہیں۔ خدا کی پناہ تیمور کی بیٹیاں سرے محل ناچ رہی ہوں' نچانے والا سامنے لیٹا ہو' کھلا خنجر سرہانے پڑا ہو اور تیمور کے بیٹے سر جھکا کر کھڑے رہیں۔"

اتنا کہہ کر روہیلہ نے تالی بجائی' نقیب بلایا اور حکم دیا" جاؤ شہر میں منادی کرا دو اب سورج مغلوں کا اقتدار کبھی نہیں دیکھے گا کہ مغلوں کی رگوں سے غیرت اٹھ چکی ہے۔"

جب یہ واقعہ مورخین سے ہوتا ہوا شاعر مشرق تک پہنچا تو انہوں نے بے تاب ہو کر وہ معرکۃ الآراء نظم لکھی جس کا آخری مصرعہ "حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے" تھا۔